بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے مسلمانو اور اے مسلم افواج! ہم آپ سے آگے بڑھنے کا مطالبہ کرتے ہیں

آپ کے دشمن ٹرمپ نے اپنے زہریلے دانت ظاہر کر دیے ہیں، لہٰذا اپنی تلواروں سے اس کے دانت توڑ کر رکھ دو

28 جنوری 2020 کو امریکی صدر ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان واشنگٹن میں ملاقات ہوئی۔ ٹرمپ نے مسلمانوں اور القُدس فلسطین کے خلاف اپنی تمام تر دشمنی کا کھلا اظہار کیا تا کہ نیتن یاہو، اس کے حامی اور پیروی کرنے والے خوش ہو جائیں۔۔۔ ٹرمپ نے کہا کہ اس نے ایک منصوبہ بنایا ہے جو یہودیوں اور فلسطینیوں کے ساتھ انصاف پر مبنی ہے! اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کہہ رہا ہو: 'تمام فلسطین یہودیوں کے لیے ہے جبکہ فلسطین میں فلسطین کے لوگوں کے لیے کچھ بھی نہیں ہو گا۔ پورا کا پورا القدس، آباد کردہ بستیاں، نابلوس اور اس کے مضافات، وادی اردن اور اس کے مضافات، یہ سب یہودیوں کے لیے ہے، جبکہ باقی علاقے پر بھی فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان سودے بازی ہو سکتی ہے'، گویا اس کے بعد بھی طے کرنے کے لیے کچھ باقی رہ گیا ہے! اور ٹرمپ نے کہا کہ فلسطینیوں کے لیے ستر سال میں یہ پہلا موقع ہے کہ وہ فلسطین میں ایک ریاست حاصل کر سکیں! اس نے مزید کہا کہ اس نے اپنی مدتِ صدارت کے شروع ہونے کے کچھ ہی عرصے بعد مسلم دنیا کے پچپن حکمرانوں سے سعودی عرب میں ملاقات کی تھی جو اس منصوبے کو قبول کرنے پر تیار تھے۔ اُس نے اعلان کیا کہ اگر فلسطینی اس کے منصوبے کو قبول کرتے ہیں تو وہ ان سے پچاس ارب ڈالر کی مالی مدد کا وعدہ کرتا ہے! اور پھر اس نے اپنی زبان سے یہ الفاظ کہے کہ خلافت ختم ہو چکی، اللہ اس کی زبان کو ہمیشہ کے لئے خاموش کر دے۔

ٹرمپ نے اس ڈیل کا اعلان کر کے اور اپنے غلیظ الفاظ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فلسطینیوں پر غاصبانہ قبضے کے حوالے سے وہ یہود سے بھی بڑھ کر یہودی ہے۔ وہ اس منصوبے کا اعلان کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا اگر مسلم علاقوں کے حکمرانوں نے اپنے دین، اپنی امت اور اپنے علاقوں سے غداری نہ کی ہوتی۔ ٹرمپ نے ایسے اعلان کیا جیسے فلسطین اس کی ذاتی جاگیر ہے جس کو وہ جیسے چاہے تقسیم کر دے، جبکہ مسلم دنیا کے حکمرانوں نے ایسا ردعمل ظاہر کیا جیسے وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں، اور اس سے بدتر یہ کہ چند حکمرانوں نے ٹرمپ کی تباہ کن تقریب میں شرکت بھی اختیار کی۔ یقیناً ٹرمپ صرف اس پر ہی مطمئن نہ تھا کہ مسلم دنیا کے حکمران اس کے منصوبے کی مخالفت نہیں کریں گے بلکہ وہ تو یہ دیکھ رہا تھا کہ یہ حکمران اس کے منصوبے سے خوش ہوں گے۔ لیکن یہاں وہ کچھ زیادہ ہی خوش فہمی کا شکار ہو گیا۔۔۔ ٹرمپ معاملات کا اندازہ ان تابعدار حکمرانوں کے طرزِ عمل کو دیکھ کر لگاتا ہے جیسا کہ دنیا ان کے تخت و تاج سے قائم ہے اور ہمیشہ ایسے ہی رہے گی۔ ٹرمپ نے ان تابعدار حکمرانوں کی عظمت بیان کی اور ان کی تعریف کی جیسے فلسطین اور القدس اس کی ملکیت ہے چاہے تو کسی کے بھی حوالے کر دے یا ڈالروں کے عوض بیچ دے۔ مسلمانوں کے لیے بہتر ہے کہ یہ حکمران ایسے ہی رہیں کیونکہ وقت اب تبدیل ہو رہا ہے۔ اور شاید ٹرمپ بھی یہ دیکھ لے گا کہ جیسے صلیبیوں نے کئی دہائیوں تک القدس کی بے حرمتی کی یہاں تک کہ صلاح الدین ایوبی نے آ کر اسے صلیبیوں سے پاک کیا، اسی طرح اللہ کے اذن سے مسلمان دوبارا ایسے "صلاح" کے بغیر نہیں رہیں گے جو رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو پورا کرے گا اور فلسطین کی سرزمین پر قائم یہودی وجود کا خاتمہ کرے گا، یہودیوں کی پشت پناہی کرنے والے بھاگ کر اپنی پناہ گاہوں کا رُخ کریں گے، اگر ان کے لیے کوئی پناہ گاہ باقی بچی۔

جہاں تک خلافت کا معاملہ ہے، جس کے متعلق ٹرمپ نے کہا کہ وہ ختم ہو چکی، تو وہ خود کو دھوکہ دے رہا ہے کیونکہ بلاشبہ وہ جانتا ہے کہ یہ وہ خلافت نہیں ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی تھی۔۔۔ اس کے علاوہ ان شاء اللہ، خلافت ایسے بہادر مردوں کی جدوجہد سے قائم ہو گی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کی قسطنطنیہ کی فتح کی بشارت محمد الفاتح اور اس کی فوج نے پوری کی تھی۔ اور جس طرح قسطنطنیہ کی فتح کی بشارت پوری ہوئی تھی اسی طرح اسلام کے سپاہی یہود سے لڑنے کی رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو پورا کریں گے۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **«لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ، فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ»** " قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے نہ لڑ لیں۔ پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے۔۔۔"، جس کے بعد ان کے ناجائز وجود کا خاتمہ ہو گا جس نے فلسطین پر غاصبانہ قبضہ کیا ہوا ہے، فلسطین کی بابرکت سرزمین کو ان کی نجاست سے پاک کیا جائے گا اور اس کو ایک بار پھر اسلام کا مسکن بنایا جائے گا، اور یہ سب کچھ اس بنا پر ہو گا کیونکہ اسلامی امت ایک زندہ امت ہے جو ظلم کا شکار ہونے پر خاموشی سے بیٹھ نہیں جاتی بلکہ اس کا بھرپور مقابلہ کرتی ہے۔ اگر ٹرمپ اور اس کی پیروی کرنے والے نیتن یاہو اور اس کے حمایتیوں نے یہ تصور کر لیا ہے کہ موجودہ صورتحال کبھی تبدیل نہیں ہو گی، مسلم دنیا کے موجودہ حکمرانوں کے تخت اچھالے نہیں جائیں گے، اور خلافت واپس نہیں آئے گی، تو یہ محض ان کی خام خیالی ہے جو انہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اذن سے برباد کر دے گی، **وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ** "اور اسی خیال نے، جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے، تمہیں ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو گئے" (فصلت 41:23)۔ اور ہو سکتا ہے کہ ٹرمپ اپنی مدتِ صدارت کے خاتمے سے قبل اسلام اور مسلمانوں کی خلافت کو دیکھ لے، اور تب حقیقی جنگ میں داخل ہونے سے قبل محض مسلمانوں کی افواج کا خوف ہی اس کو مار ڈالے گا، **وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ** "اور تمہیں اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا" (ص، 38:88)۔

اے مسلمانو! اے مسلم افواج! ٹرمپ نے اپنے زہریلے دانت ظاہر کر دیے ہیں اور وہ یہودیوں اور ان کی قابض ریاستی وجود کی حمایت اور فلسطین کی زمین پر اس کے قبضے کو مستحکم کرنے کا شیطانی منصوبہ بنا رہا ہے۔۔۔ اس شر کا لازمی ایسا جواب دیا جانا چاہیے کہ یہودی وجود کی عفریت کا خاتمہ ہو جائے اور ٹرمپ کے دانت کھٹے ہو جائیں، اور اس طرح پورے کا پورا فلسطین ایک بار پھر اسلامی علاقوں کا حصہ بن جائے۔۔۔ لہٰذا ٹرمپ کے منصوبے کے خلاف ردعمل موجودہ حکمرانوں کے ذریعے نہیں ہونا چاہیے۔ اسی طرح ٹرمپ کے منصوبے کے متعلق یہ بات قابلِ اطمینان نہیں کہ صرف مغربی کنارا اور غزہ کی پٹی اس کے خلاف مزاحمت کریں، چاہے یہ مزاحمت کتنی ہی شدید ہو۔ یہ کہنا کہ فلسطین صرف فلسطینوں کا مسئلہ ہے ہرگز درست نہیں، بلکہ ایسا کہنے

کے نتیجے ہی میں فلسطین کے لوگ اسے بچانے میں ناکام رہے۔ مسئلہِ فلسطین تمام عربوں کا مسئلہ ہے اور شرعی طور پر تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔۔۔ اسی طرح اس شیطانی منصوبے کے خلاف رد عمل صرف نعرے بازی کی شکل میں نہیں ہونا چاہئے، خواہ یہ نعرے کتنے ہی زوردار ہوں بلکہ دشمن کو جہاد کے راستے میں مسلم افواج کے بڑھتے قدموں کی ایسی دھمک سنائی دینی چاہیے جس سے زمین لرز رہی ہو۔۔۔ پس ایسے تمام رد عمل (یعنی زبانی بیان بازی اور نعرے بازی) یہودی وجود کا خاتمہ نہیں کر سکیں گے کیونکہ ان سے یہودی وجود کی جڑ نہیں کٹے گی، بلکہ ریاستوں کی جانب سے ایسا رد عمل آنا چاہیے کہ وہ فلسطین کی سرزمین پر قائم یہودی وجود کے خاتمے کے لیے افواج کو حرکت میں لائیں کیونکہ یہود نے مسلم ممالک کے حکمرانوں کی غداری کے بل بوتے پر فلسطین پر قبضہ کیا تھا اور پھر اپنے لیے ریاست قائم کی تھی۔ لہٰذا اس ناجائز وجود کا خاتمہ اسی وقت ہو گا جب ایک ریاست اسے شکست دینے کے لیے فوج کو حرکت میں لائے اور اس کے وجود کو اکھاڑ پھینکے۔۔۔ تو جوابی رد عمل درج ذیل میں بیان کیے گئے دو میں سے کوئی ایک عمل ہو سکتا ہے یا دونوں ہو سکتے ہیں:

پہلا: خلافت کے قیام کے ذریعے اسلامی طرز زندگی کی بحالی کے لیے سنجیدہ اور بھرپور جدوجہد کی جائے جو یہود سے لڑنے اور ان کے غاصبانہ قبضے کو ختم کرنے کے لیے مسلمانوں کی فوج کو حرکت میں لائے گی اور پورے کے پورے فلسطین کو دوبارا اسلامی علاقوں کا حصہ بنائے گی۔

دوسرا: جہاں تک دوسرے عمل کا تعلق ہے تو یہ موجودہ دور سے متعلق ہے جب خلافت موجود نہیں ہے۔ کفار کے ساتھ لڑائی رک نہیں جاتی چاہے خلافت موجود ہو یا نہ ہو، خصوصاً ان کفار کے ساتھ جنہوں نے ہمارے علاقوں پر قبضہ کیا ہو۔ علاوہ ازیں کفار کے خلاف لڑنا فرض رہتا ہے چاہے مسلمانوں کا حکمران ایک خلیفہ ہو یا پھر ایسا حکمران جو اسلام کی بنیاد پر حکمرانی نہ کرتا ہو۔ لہٰذا مسلم افواج کا فرض ہے کہ وہ یہود سے لڑنے کے لیے حرکت میں آئیں، ان کے ڈھانچے کا خاتمہ کریں اور فلسطین کی اسلامی سرزمین کی حیثیت کو بحال کریں۔ اگر مسلم دنیا کا کوئی حکمران فوجوں کو حرکت میں لانے سے متفق ہو تو اُس کا ایسا کرنا ایک صحیح عمل ہو گا۔ اور اگر وہ فوجوں کو حرکت میں آنے سے روکے، تو پھر افواج میں سے کسی صلاح الدین کو اٹھنا چاہیے جو ایسے حکمران کو اپنے قدموں تلے روند ڈالے، بابرکت سرزمین کو یہود کی نجاست سے پاک کرنے کے لیے فوج کو حرکت میں لائے جس طرح ماضی کے صلاح الدین نے فلسطین کی سرزمین کو صلیبیوں کی نجاست سے پاک کیا تھا۔

ٹرمپ کو جواب دینا لازم ہے۔ جو کوئی بھی ٹرمپ کے منصوبے پر غصے کے عالم میں ہے، یا یہودی وجود کی مخالفت کرتا ہے اور اس وجود کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے اور فلسطین کو باقی اسلامی علاقوں کا حصہ بنانا چاہتا ہے، تو اُسے چاہئے کہ وہ اس راستے پر مضبوطی سے کاربند ہو جائے۔ پوری سنجیدگی، سچائی، اخلاص اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے جو سب سے طاقتور اور عظیم ہے، **لِمِثْلِ هَذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ** "ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنے چاہئیں" (الصافات، 37:61)۔

حزب التحریر نے آپ پر واضح کر دیا ہے کہ کس طرح اللہ کے اذن سے آپ کو ٹرمپ کے نامراد منصوبے کا جواب دینا چاہیے۔ لہٰذا حزب مسلمانوں اور مسلم افواج سے مطالبہ کرتی ہے:

جہاں تک عام مسلمانوں کا تعلق ہے، تو ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے اوپر آپ سے بیان کیا ہے اسے سنجیدگی سے قبول کریں، پوری سنجیدگی، اخلاص اور سچائی کے ساتھ ہمارے ہمراہ جدوجہد کریں تاکہ خلافت کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے جو وعدہ کیا ہے اسے حاصل کر سکیں، **وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ** "**جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین میں خلافت عطاء کرے گا**" (النور، 24:55)، اور تاکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی بشارت کو پورا کر سکیں کہ ظلم کی حکمرانی کے بعد ایک بار پھر خلافتِ راشدہ قائم ہو گی جیسا کہ احمد نے اپنی مسند میں حذیفہؓ سے حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **□مَّ تَكُونُ مُلْكاً جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ□مَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا□مَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ** "اور پھر جبر کی حکمرانی ہو گی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ چاہے گا۔ اور پھر جب اللہ چاہے گا اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت ہو گی"۔

جہاں تک مسلم افواج کا تعلق ہے، تو ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ اوپر بیان کردہ بات کو اپنی عسکری قوت کا ہدف بنالیں۔ ہم آپ سے نُصرۃ کا مطالبہ کرتے ہیں تاکہ مسلم علاقوں پر کھڑی کی ہوئی حکومتوں کو ہٹا کر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ قائم کی جائے، مسلمانوں کی طاقت اور شان و شوکت کو بحال کیا جائے اور ان کے علاقوں کی حفاظت کی جائے۔۔۔ تو آپ انصار کے طرزِ عمل کی پیروی کریں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد و نصرت کی، اور ایسی مدد کی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی آیات میں ان کی تعریف کی اور فرشتے ان کے سردار، سعد بن معاذؓ، کے جنازے میں شریک ہوئے جن سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ راضی ہوئے اور ان کی موت اللہ کی رضامندی کے عالم میں ہوئی۔۔۔ ترمذی نے انس بن مالکؓ سے حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن معاذؓ کے جنازے کے متعلق فرمایا، **إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ** "بے شک فرشتوں نے ان کے جنازے کو اٹھا رکھا ہے"۔ مبارکباد کے مستحق ہیں انصار اور وہ سب جو انصار کی پیروی کریں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں راضی کر دے۔

هَذَا بَلَاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ

"یہ قرآن لوگوں کے نام (اللہ کا پیغام) ہے تاکہ انہیں اس سے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی اکیلا معبود ہے اور تاکہ اہل عقل نصیحت پکڑیں" (ابراہیم، 14:52)

حزب التحریر

4 جمادی الثانی 1441 ہجری

29 جنوری 2020 عیسوی